66800- عمرہ کرنا چاہتی ہے لیکن عورتوں کے ساتھ رش کا خدشہ ہے

سوال

میں رمضان المبارک میں عمرہ کرنا چاہتی ہوں، لیکن مردوں کے ساتھ بہت شدید اختلاط بلکہ بعض اوقات تو مردوں کے ساتھ بھی لگنا پڑتا ہے، تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مردوں اور عورتوں کے مابین اختلاط
حرام ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (1200
) میں بیان ہو چکی ہے، آپ اسے دیکھ لیں.

دوم :

شرعی احکام نے عورت کی طبیعت اور اسے
شیطان کا فتنہ میں ڈالنے کا موقع حاصل کرنے کو بھی سامنے رکھا ہے، اسی لیے شرعی
نصوص میں اسے گھر میں ہی رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اسے بے پردگی اور مردوں کے
ساتھ اختلاط اور ان میں گھلنے ملنے سے منع کیا ہے، بلکہ شرعی نصوص تو عورت پروہ
کچھ واجب نہیں کرتیں جو مردوں پر واجب کیا گیا ہے، مثلا نماز جمعہ کے لیے مسجد میں
حاضر ہونا، اور نماز باجماعت ادا کرنا.

اور عورت کا مردوں کے ساتھ رش اور
میل جول ہی فتنے کا سب سے بڑا سبب ہے، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے فتنے کے اس دروازے
کو بند کیا ہے، اور عبادات کو ہر منافی چیز سے محفوظ رکھا ہے.

نماز عید میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا لیکن عورتوں کی نماز کی جگہ مردوں
سے دور اور خاص ہوتی ہے، اور اسی طرح حج اور عمرہ میں بھی شریعت اسلامیہ نے مرد اور
عورت کے مابین اختلاط کی ممانعت لائی ہے، اور ایسی امور لاگو کیے ہیں جس سے عورتیں
مردوں کے ساتھ رش اور میل جول سے محفوظ رہتی ہیں، یہ کئی ایک وجوہات کی بنا پر واضح
ہوتا ہے :

پہلی وجہ :

شریعت اسلامیہ نے عورت پر حج یا عمرہ
فرض ہی اس وقت کیا ہے جب اس کے پاس محرم ہو.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور
نہ ہی اس کے پاس محرم کے بغیر کوئی غیر مرد جائے، تو ایک شخص کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میں فلاں لشکر میں جا رہا ہوں اور میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے، تو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم بیوی کے ساتھ جاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1763) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1341)

دوسری :

شارع نے رخصت دی ہے کہ جس کے ساتھ
عورتیں ہو وہ مزدلفہ سے رات کو ہی منی چلا جائے.

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کے غلام
عبد اللہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ اسماء مزدلفہ کی رات مزدلفہ
میں ٹھریں اور دعا کرنے لگیں اور کچھ دیر تک دعا کی پھر کہنے لگیں : بیٹے کیا چاند
غروب ہوگیا ہے ؟ تو میں نے عرض کیا نہیں، تو وہ پھر دعا میں مشغول ہوگئیں، پھر
کہنے لگیں : کیا چاند غائب ہوگیا ہے ؟ تو میں عرض کیا جی ہاں تو وہ کہنے لگیں :

چلو کوچ کر جاؤ تو ہم نے وہاں سے کوچ
کرلیا، اور جا کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، پھر وہ واپس آئیں اور فجر کی نماز
اپنے پڑاؤ والی جگہ میں ادا کی، تو میں نے انہیں کہا : میرا خیال ہے کہ ہم تو
اندھیرے میں نکل آئے تو وہ کہنے لگیں : میرے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورت کو اجازت دی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر(1595).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ
تعالی نے مندرجہ ذیل باب باندھا ہے :

"باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون
بالمزدلفة ويدعون ويقدم اذا غاب القمر"

رات کو اپنے کمزور اور ضعیف گھر
والوں کو آگے بھیج دینا اور مزدلفہ میں ان کا وقوف اور دعا کرنا اور جب چاند غائب
ہو جائے تو وہاں سے آگے بھیج دینے کا بیان"

یا هنتاه کا معنی ہے آپ نے.

اور الظعن : یہ ظعینۃ کی جمع ہے اس کا
معنی عورت ہے.

تيسري :

طواف میں بیت اللہ سے دور رہنا مستحب
ہے، تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو، اگرچہ دور رہنے میں حجر اسود کا استلام نہیں ہوتا.

عطاء رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا، تو ان سے عرض
کیا گیا : وہ مردوں کے ساتھ کیسے مل جاتی ؟

تو انہوں نے جواب دیا : وہ مردوں سے
اختلاط نہیں کرتی تھیں، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مردوں سے دور رہ کر طواف کرتی
تھیں، اور ان کے ساتھ نہیں ملتی تھیں، تو ایک عورت کہنے لگی : اے ام المؤمنین چلیں
چل کر حجر اسود کا استلام کریں، تو انہوں نے جواب دیا : چھوڑ دو، اور انہوں نے انکار
کر دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر(1539).

حجرة من الرجال : مردوں سے دور.

اور ابن جماعۃ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"سب سے بری اور منکر چیز یہ ہے جو
جاہل عوام طواف میں کرتے ہیں کہ اپنی بے پرد بیویوں کو مردوں کے ساتھ رش میں طواف
کرواتے ہیں، اور بعض اوقات تو یہ رات کو ہوتا ہے اور ہاتھ میں انہوں نے جلتی ہوئی
شمعیں تھام رکھی ہوتی ہیں . . ."

حتی کہ ان کا کہنا ہے :

"اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ
حکمرانوں کو برائی اور منکرات ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

ابن حجر ھیثمی رحمہ اللہ تعالی نے ان
کی کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے :

"آپ ذرغور اور تامل سے کام لیں تو
آپ کو اسے واضح اور صریح پائیں گے کہ عورتوں کے فتنہ کے اسباب کے مرتکب ہونے کے وقت
انہیں طواف سے منع کرنا واجب ہے"

دیکھیں : الفتاوی الفقھیۃ (1/201–
202).

تیسری :

اور اگر عورت عمرہ کرنا چاہے تو اس
پر محرم کے ساتھ سفر کرنا واجب ہے، حتی کہ اس کی عزت و نفس کی حفاظت ہو سکے، اور اسے
چاہیے کہ وہ ایسا وقت اختیار کرے جس میں حرم کے اندر رش اور بھیڑ نہ کم ہو، لیکن رش
اور بھیڑ کے موسم مثلا رمضان المبارک میں بہتر یہ ہے کہ وہ عمرہ کرنے سے گریز کرے،
کیونکہ اس وقت عمرہ کرنے سے مردوں کے ساتھ اختلاط ہو گا، اور ان سے بچنا ممکن نہیں.

سوال نمبر (
36514) کے جواب میں ہم نے شیخ ابن
باز رحمہ اللہ تعالی کی کلام نقل کی ہے کہ :

"اس وقت رش اور ازدحام کے وقت میں
عورت کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ وہ بار بار حج مت کرے، کیونکہ یہ اس کے دین کے
لیے زیادہ سلیم اور بہتر ہے"

واللہ اعلم.